(قسط ۶۷)

مرتب: مولانا حافظ عرفان الحق اظہار حقانی
استاد دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

مولانا سمیع الحق مدظلہ کی ذاتی ڈائری

۸۷ - ۱۹۸۶ کی ڈائری

نفاذ شریعت کے لئے متحدہ شریعت محاذ کا قیام اور شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ اور مولانا سمیع الحق مدظلہ کی اس سلسلہ میں مساعی

عم محترم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم آٹھ نو سال کی نوعمری سے معمولات کی ڈائری لکھنے کے عادی تھے۔ان ڈائریوں میں آپ اپنے ذاتی اور عظیم والد شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ کے معمولات شب وروز اور اسفار کے علاوہ اعزّہ واقارب، اہل محلّہ وگردوپیش اور ملکی و بین الاقوامی سطح پر رونما ہونے والے احوال وواقعات درج فرماتے۔آپکی اولین ڈائری ۱۹۴۹ء کی لکھی ہوئی ہے۔جس سے آپ کا ذوق اور علمی شغف بچپن سے عیاں ہوتا ہے۔احقر نے جب ان ڈائریوں پر سرسری نگاہ ڈالی تو معلوم ہوا کہ جابجا دوران مطالعہ کوئی عجیب واقعہ، تحقیقی عبارت، علمی لطیفہ، مطلب خیز شعر، ادبی نکتہ، اور تاریخی عجوبہ آپ نے دیکھا تو اسے ڈائری میں محفوظ کرلیا۔اس پر دل میں خیال آیا کہ کیوں نہ مطالعہ کے اس نچوڑ اور سینکڑوں رسائل اور ہزارہا صفحات کے عطر کشید کو قارئین کے سامنے پیش کیا جائے جس سے آئندہ آنے والی نسلیں اور اسیرانِ ذوقِ مطالعہ استفادہ کرسکیں۔تاہم یہ واضح رہے کہ نہ تو یہ مستقل کوئی تالیف ہے اور نہ ہی شائع کرنے کے خیال سے اسے مرتب کیا گیا ہے۔اسلئے ان میں اسلوب کی یکسانیت اور موضوعاتی ربط پایا جانا ضروری نہیں...... (مرتب)

تدریس واشاعت علم اور اسلامی سیاست کے اقدار کا تحفظ

۳مارچ ۱۹۸۶ء: قبلہ والد ماجد کے بعد العصر کی مجلس میں بعض علماء نے حضرت مفتی محمود مرحوم کا ذکر چھیڑا تو حضرت دامت برکاتہم نے ارشاد فرمایا:

حقانیہ کے قدیم دفتر جمعیۃ کی تاسیس اور حقانیہ کے استحکام کے حوالہ سے باہمی مشورے

حضرت مولانا مفتی محمود صاحب جب ہندوستان سے واپس تشریف لائے تو میرے ہاں بھی انہوں نے قدم رنجہ فرمایا تھا یہ مسجد کا مشرقی کمرہ جو آپ کو نظر آرہا ہے اس میں ان کا قیام تھا، آپس کی بے تکلف گفتگو میں حضرت مفتی صاحب اپنے آئندہ لائحہ عمل اور اجتماعی کاموں میں باہمی مشاورت کرنا چاہتے

تھے۔میں نے ان سے عرض کیا تھا، دو چیزیں ہیں ایک تدریس واشاعت علم اور دوسری سیاست، مجھے مفتی صاحب کے طبعی مزاج اور فطری رجحان کا پہلے سے اندازہ تھا، ان کے رجحانات سیاست کی طرف زیادہ مائل تھے، مجھے تدریس وتعلیم اور خدمت علم کا ذوق تھا، میں نے یہاں کے مخلص احباب کے پرخلوص تعاون سے فیصلہ کرلیا تھا کہ ساری عمر درس و تدریس اور خدمت علم میں گزارنی ہے اور جب اجتماعی طور پر قوم وملت اور دین اسلام کو قربانی کی ضرورت پڑے گی تو یہاں کے اساتذہ وطلبہ ہی ایک کامیاب اور موثر کردار ادا کرسکیں گے۔اسی کمرہ میں حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی بھی تشریف لاتے اور باہمی مشاورت ہوتی رہتی، دونوں حضرات کو میرے رجحانات اور طبعی میلان کا اندازہ ہوگیا تھا میں نے ہر دو حضرات سے ہی عرض کیا تھا کہ ہمارے اکابر نے انگریز کے ساتھ دونوں محاذوں پر مقابلہ کیا، حفاظت دین اور رجال کار کی تیاری اور فراہمی کے لئے دارالعلوم دیوبند قائم کیا اور یہاں کے فارغ التحصیل علما اور فضلاء نے سیاسی میدان میں ایسا انقلابی کارنامہ انجام دیا کہ انگریز کے لئے اپنا بوریا بستر سمیٹے بغیر کوئی دوسری راہ نہ رہی۔بہرحال اس کمرہ میں جمعیۃ علماء اسلام کی تاسیس اور دارالعلوم حقانیہ کی بقا واستحکام کے باہمی مشورے ہوا کرتے تھے، چونکہ حضرت مولانا مفتی محمودؒ کو ابتدا ہی سے میرے رجحان کا علم تھا اس لئے وہ ہمیشہ اجتماعی کاموں میں اس کو ملحوظ رکھتے تھے اور دارالعلوم حقانیہ کا بے حد احترام کرتے تھے۔مولانا سید گل بادشاہ مرحوم بھی اسی مشرقی کمرہ میں طالب علمی میں قیام پذیر تھے پھر بعد میں دارالعلوم دیوبند تشریف لے گئے تھے،اس کمرہ میں بڑے بڑے اکابر علماء کا قیام رہا، شیخ الحدیث حضرت العلامہ مولانا نصیر الدین غورغشتی کا بھی اسی کمرہ میں قیام ہوا کرتا تھا، بہرحال قیام پاکستان کے بعد غالباً سب سے پہلے ملک میں اسلامی سیاست کے اقدار کے تحفظ اور دارالعلوم حقانیہ کے قیام اور استحکام کی باہمی مشاورت اسی کمرہ میں ہوئی۔

قادیانیوں کے سربراہ مرزا ناصر کی ہرزہ سرائی پر سینٹ میں تحریک التوا

۱۰ جولائی ۸۶ء: احقر نے سینٹ میں قادیانیوں کے لندن کانفرنس میں مرزا ناصر کی ملک کے خلاف ہرزہ سرائی پر تحریک التوا پیش کی، کہ گزشتہ سال مرزائیوں نے ربوہ کے بجائے لندن میں کانفرنس کا انعقاد کیا اور حکومت بجائے روک ٹوک کے انہیں باہم سہولتیں پہنچاتی ہیں، جبکہ مرزا نے جا کر وہاں یہ تقریر کردی کہ ''اللہ تعالیٰ اس ملک کو ٹکڑے ٹکڑے کردے گا، اللہ تعالیٰ اس ملک کو تباہ کردے گا، آپ بے فکر رہیں چند دنوں میں آپ خوش خبری سنیں گے کہ یہ ملک صفحہ ہستی سے نیست و نابود ہوجائے گا'' اس قدر اہم مسئلہ پر حکومت نے کوئی توجہ نہ دی نہ اینٹلی جنس نے نہ ایف آئی اے نے اور نہ ہی

وزارت داخلہ نے اس کا کوئی نوٹس لیا۔

نئے تعلیمی سال کی افتتاحی تقریب اور شیخ الحدیث کے خطاب کا شریعت بل کے حوالہ سے حصہ

دارالعلوم کے نئے تعلیمی سال کے لئے باقاعدہ داخلہ فارم کا اجراء اور اس سلسلہ میں تکمیلی مراحل شدید گرمی کے باعث ہمیشہ کے معمول ۱۰ر شوال کے بجائے ۱۵ شوال کو شروع ہوئے جبکہ داخلہ کے خواہشمند طلباء ۸ر شوال سے دارالعلوم آنا شروع ہوگئے ۱۵ر شوال تک طلبہ کی کافی تعداد جمع ہوگئی طلبہ کی کثرت اور اژدحام کے پیش نظر بعض اساتذہ دارالعلوم نے بھی داخلہ کے مراحل میں انتظامیہ کے ساتھ مکمل تعاون کیا۔

فارم کی تصحیح ، رجسٹروں میں اندراج ، ، شرکائے کتاب کی فہرستیں، ترتیبِ اسباق تناسب و درجہ بندی ، تقسیم کتب ، رہائش گاہوں کا تعین ، کمروں کی تقسیم اور اس سلسلہ کے جملہ متعلقہ امور ذی قعدہ کے اوائل تک مکمل کر لئے گئے ، چنانچہ 6/ذی قعدہ کو باقاعدہ طور ختم قرآن اور حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق دامت فیوضہم کے درسِ ترمذی شریف سے دارالعلوم کے نئے تعلیمی سال کا افتتاح ہوا۔اس تقریب میں دارالعلوم کے اکابر و مشائخ تمام اساتذہ اور طلبہ دارالعلوم شریک ہوئے ۔ دارالحدیث میں تل دھرنے کی جگہ نہیں تھی ۔ دارالحدیث کے وسیع ہال کو اپنی تنگ دامنی کی شکایت رہی ۔طلبہ کافی تعداد میں دارالحدیث کے دروازے کے سامنے والے برآمدے میں بیٹھے رہے۔

دارالعلوم کو اللہ تعالیٰ نے شریعت بل پیش کرنے کا اعزاز بخشا

اس موقع پر حضرت شیخ الحدیث صاحب نے علم کی فضیلت کے موضوع پر تفصیلی خطاب کے دوران فرمایا:

”شریعت بل کے پیش کرنے کا اعزاز بھی اللہ نے دارالعلوم کو بخشا ہے، برخوردار سمیع الحق نے شریعت بل پیش کیا تو حکومت نے چال چلی اور کہا کہ شریعت بل میں عوام تمہارے ساتھ نہیں جبکہ پاکستان کے عوام شریعت چاہتے ہیں، حکومت نے شریعت بل مشتہر کردیا، خدا کا فضل تھا اللہ نے توفیق دی ہم نے اس سلسلہ میں تحریک شروع کردی، علماء اور فضلاء سے رابطہ قائم کیا۔ ڈویژنوں کی سطح پر علماء کنونشن بلائے۔ مانسہرہ، مردان اور پشاور میں بڑی بڑی کانفرنسیں ہوئیں، اس کے بعد ہم نے اسمبلی ہال کے سامنے احتجاجی مظاہرہ کا پروگرام بنایا، آپ نے اخبارات دیکھے ہوں گے، قلیل ترین وقت میں بغیر کسی پیشگی تیاری کے معمولی سی اطلاع پر ۔ جولائی کو چار لاکھ سے زائد علماء، مشائخ عوام، فضلاء وکلاء اور طلبہ نے مظاہرہ میں حصہ لیا، شدید بارش اور حکومت کی رکاوٹوں کے باوجود مظاہرہ کامیاب رہا، حکومت حیران ہے، خود ہم حیران ہوئے کہ اسقدر مختصر وقت میں اتنی بڑی تعداد میں دین اور توحید کے پروانے کہاں سے جمع ہوگئے۔

میں اسے غیبی نصرت سمجھتا ہوں، یہ اللہ کی مدد تھی، آسمانی فرشتے تھے، جس نے دین کے وقار اور شریعت بل کی عظمت اور علماء کی عزت کو بڑھا دیا، انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون

آپ کو میری حالت معلوم ہے، امراض وعوارض کا مجموعہ ہوں، ایک قدم اٹھانے کی سکت نہیں ہے مگر جب شریعت کی بات تھی' نظام مصطفیٰ کے نفاذ کا مسئلہ سامنے آیا، شریعت بل کی بات آئی تو میرے پاس کیا ہے جو خدا کے حضور پیش کروں، یہی پرانی اور بوڑھی ہڈیوں کا لاشہ اور ڈھانچہ، آخر میں اندھا بوڑھا، کمزور، گنہ گار لاغر کیا کرسکتا ہوں اور کس کام کا ہوں، تاہم میں نے اس کو نجات کا ذریعہ سمجھا اور عین ممکن ہے کہ باری تعالیٰ اسی راہ پر ہمیں قبول کرکے شاید آخرت میں سرخروئی کا ذریعہ بنادے۔ اس مصروفیت کی وجہ سے دارالعلوم کے افتتاح میں بھی ایک دوروز کی تاخیر ہوئی۔

افتتاح کے دوسرے روز سے باقاعدہ طور پر تمام اسباق شروع ہوگئے اور اب تعلیمی اوقات کے علاوہ بھی درسگاہوں دارالحدیث، مختلف احاطوں، چمن اور مسجد میں طلبہ کے مطالعہ وتکرار کے حلقے، عجیب سماں باندھتے ہیں۔

شریعت محاذ کو فعال کرنے کے لئے ملک کے طول وعرض کے اسفار

چونکہ متحدہ شریعت محاذ کی تجویز وتشکیل میں محرک ناچیز بھی ہے اور حضرت شیخ الحدیث دامت برکاتہم کے ضعف وعلالت اور امراض وعوارض کی وجہ سے سارا بوجھ میرے کاندھوں پر آن پڑا، اس لئے ۷/ جولائی کے مظاہرہ سے تاحال ملک بھر میں متحدہ شریعت محاذ کی کنوینسنگ، محاذ کو ایک فعال اور بھرپور سیاسی قوت بنا کر شریعت بل منوانے اور ایک مضبوط اور ٹھوس لائحہ عمل اختیار کرنے کے سلسلے میں محاذ کے رہنماؤں کے علاوہ ملک بھر کے دینی وسیاسی رہنماؤں سے مشاورت اور خود محاذ کے ارکان کے شدید اصرار کے پیش نظر تاحال سفر پر ہوں۔ گذشتہ ہفتہ سے کراچی، سندھ، حیدرآباد اور سکھر وغیرہ کے دوروں پر ہوں۔

نمک منڈی پشاور کی جامع مسجد میں متحدہ شریعت محاذ کا جلسہ عام اور خطاب

۹ستمبر ۱۹۸۶ء کو شام ۴ بجے پشاور (نمک منڈی) کی جامع مسجد میں متحدہ شریعت محاذ کا ایک جلسہ عام ہوا جس میں احقر سمیع الحق نے مختصر خطاب فرمایا۔(نوٹ) خطاب کے بعض حصے الحق کے ادارتی صفحات میں اگست ۱۹۸۶ کے شمارہ میں شائع کئے گئے۔

مولانا مفتی سیف اللہ حقانی کی بحیثیت مدرس تقرری

سال رواں سے دارالعلوم کے ایک قدیم فاضل اور قابل ولائق مدرس مولانا سیف اللہ حقانی کی بھی بحیثیت مدرس تقرری کردی گئی ہے۔ موصوف کا تعلق سالار خیل لکی مروت سے ہے۔

دارالحفظ کی دوسری منزل کی تکمیل اور حقانیہ سکول کی نئی دومنزلہ تعمیر کا آغاز

رمضان المبارک اور شوال میں بحمداللہ بڑی تیزی سے دارالحفظ والتجوید کی دوسری منزل کی تعمیر بھی مکمل کردی گئی ہے۔جس میں 4 درسگاہیں ۔ایک وسیع ہال، غسل خانے، بیت الخلاء، مطبخ وغیرہ کے علاوہ مسافر طلبہ کے لئے رہائشی کمروں کا انتظام بھی کردیا گیا ہے۔دارالعلوم کے شعبہ تعلیم القرآن مڈل سکول کو ہائی کا درجہ دیدینے کے پیش نظر ایک خاص منصوبہ بندی سے دومنزلہ نئی تعمیر کا کام شروع کردیا گیا ہے۔جس میں درسگاہیں، دفاتر، گودام، مختلف برآمدے اور دیگر متعلقہ کمروں پر کام شروع ہوچکا ہے۔نئی تعمیرات میں درسگاہوں کی تعداد بڑھادی گئی ہے۔تاکہ کلاسوں میں طلبہ کی کثرتِ تعداد کے پیش نظر اگر انہیں مختلف سیکشنوں میں تقسیم کردیا جائے تب درسگاہیں کافی ہوسکیں گی

شیخ الحدیث کے ملفوظات درباره تدریس وفضلائے حقانیہ:

شیخ الحدیث والد ماجد نے فرمایا کہ الحمدللہ آج دارالعلوم کے فضلاء کے بارے میں بڑی تسلی بخش خبریں موصول ہورہی ہیں جہاں پہنچتے ہیں وہاں نور پھیلتا ہے اور خیر وبرکت کا ورود ہوتا ہے، یہ سب مادر علمی دارالعلوم دیوبند کی برکتیں ہیں جو دارالعلوم حقانیہ کی صورت میں اسکی روحانی اولاد کو حاصل ہورہی ہیں۔

ملاقات کے لئے آنے والے فضلاء سے فرمایا کہ تدریس کی نعمت کی قدر کریں، بہت بڑی نعمت ہے،تنخواہ کا خیال نہ کریں دنیا سے اعراض کریں، صبر کریں آج اگر دنیا کو ٹھوکر مارو گے تو کل خود پاؤں پڑ کر منائے گی، ہمارے لئے اللہ نے علم دین اور پھر تدریس وخدمت دین کے مواقع مہیا کرکے بہت بڑا احسان ہے اگر ساری زندگی مسجدوں میں گزر جائے ہر زبان خدا کی ذکر وشکر کرتی رہے تو اللہ کا شکر نہیں ادا کیا جاسکتا۔

شیخ الحدیث کا صدر ضیاء الحق پر اتمام حجت واظہار حق

۱۸ جولائی: شیخ الحدیث دامت برکاتہم نے اپنی نجی محفل میں فرمایا کہ ۱۰ جولائی کو اچانک صدر ضیاء الحق صاحب نے مجھے اطلاع کیئے بغیر گورنمنٹ ہاسٹل میں میرے کمرے میں آئے اور پون گھنٹہ تک بیٹھے رہے، مختلف باتیں ہوتی رہیں، اس دوران میں نے ان پر واضح کردیا کہ تمہاری حکومت نے اللہ کی طرف سے دی ہوئی ۹ سال کی طویل مدت ومہلت ضائع کردی، اب بھی موقعہ ہے کہ شریعت بل کو منظور کرالو، ورنہ اندیشہ ہے کہ آپ کے لئے اور پوری قوم اور ملک کے لئے اتمام حجت ہو، ان کا اصرار تھا کہ حکومت سے مذاکرات کے ذریعہ شریعت بل کے آئینی سقم دور کرنے پر باہمی مشاورت کرنی چاہیے، میں نے دوٹوک کہہ دیا کہ شریعت بل میں کوئی سقم نہیں ہے اس کی ہر دفعہ واضح اور صاف ہے جرات کی ضرورت ہے ایمانی جذبہ چاہیے

دارالعلوم کی لائبریری کے لئے قدیم وجدید ضخیم دینی کتب کی خرید

احقر کی عشرہ آخیرہ رمضان المبارک میں سعودی عرب بغرض عمرہ حاضری ہوئی، جہاں قیام کے دوران اہم مکتبوں سے دارالعلوم کے کتب خانہ کے لئے قدیم و جدید اہم علمی و تاریخی اور تفسیر وحدیث کی معتبر کتابیں خریدیں، تفسیر المراغی ۳۰ جلد، جامع البیان ۱۵ جلد، زاد المسیر ۹ جلد، العقد الثمین ۸ جلد، طبقات الکبری ۶ جلد، تغلیق التعلیق ۵ جلد، کتاب الجرح والتعدیل ۹ جلد، اعلام زرکلی ۸ جلد، التمہید لابن عبدالبر ۱۰ جلد، بحفۃ الاشراف لمعرفۃ الاطراف ۱۳ جلد، اسی نوع کی چھوٹی بڑی اور کئی کئی جلدوں پر مشتمل دیگر سینکڑوں کتابیں جن سے کتب خانہ کی افادیت یقیناً بے حد بڑھ جائے گی۔

دارالحفظ کی تعمیر منزل دوم کی تکمیل

نومبر ۱۹۸۶: شعبان سے دارالحفظ والتجوید کی تعمیر جدید اور بالائی منزل کے لئے جو تعمیری کام شروع ہوا تھا بحمد للہ وہ اب مکمل ہوگیا ہے، نچلی منزل کی طرح بالائی منزل میں بھی درسگاہیں، دارالاقامہ، استقبالیہ دفتر مطالعہ گاہ، بڑا ہال، فلش سسٹم، غسل خانے اور چہار طرفہ کشادہ برآمدہ رکھا گیا ہے، طلبہ کی کثرت کے پیش نظر دارالحفظ میں مزید تین اساتذہ کا تقرر کیا گیا، بالائی منزل میں فی الحال تین نئی کلاسیں بھی شروع کردی گئی ہیں۔

تعلیم القرآن کو ہائی سکول کا درجہ دینا

اسی طرح دارالعلوم کے شعبہ تعلیم القرآن مڈل سکول کو اب ہائی سکول کا درجہ دے دیا گیا ہے، جگہ کی تنگی اور طلبہ کے اژدحام کے پیش نظر ایک خاص نقشہ ومنصوبہ بندی سے اس پر دوسری سٹوری (بالائی منزل) کا کام بڑی تیز رفتاری سے جاری ہے تاہم خدا کا شکر ہے کہ تعمیری کام سے تعلیمی کام متاثر نہیں ہوا، نچلی منزل میں باقاعدہ طلبہ کی کلاسیں لگتی ہیں اور اسباق جاری ہیں۔

متحدہ شریعت محاذ کے صدر کا انتخاب

۲۵۔اکتوبر کو حضرت شیخ الحدیث دامت برکاتہم، احقر لاہور گئے، جہاں جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور میں متحدہ شریعت محاذ کے علماء ومشائخ کنونشن میں شرکت کی جس میں ملک بھر سے تمام مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے اکابر علماء ومشائخ، سیاسی رہنما اور دانشور حضرات نے خطاب کیا، اور شریعت بل کی منظوری، نفاذ اور نظام شریعت کی فوری ترویج و اجراء کے سلسلہ میں متفقہ لائحہ عمل اور ملک گیر سطح پر تحریک شریعت کو آگے بڑھانے کا فیصلہ کیا گیا، اسی روز نماز عشا کے بعد لاہور میں شریعت محاذ کی مرکزی کونسل کا اجلاس منعقد ہوا جس میں شریعت محاذ کی تشکیل نو کی گئی اور متفقہ طور پر حضرت شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق

دامت فیوضہم کو شریعت محاذ کا باضابطہ صدر منتخب کیا گیا، محاذ میں اب تک دیوبندی بریلوی، اہل حدیث اور جماعت اسلامی کے علاوہ تقریباً ۲۲ تنظیمیں شامل ہوچکی ہیں۔

جان بلب مریض کا نسخہ شفا نظام شریعت کا نفاذ

اکتوبر ۸۶: ۱۹۷۷ء کے مارشل لاء سے لے کر ریفرنڈم ۱۹۸۵ء کے الیکشن، مسلم لیگ کی حکومت کی تشکیل اور وزارتوں کی بندربانٹ تک مارشل لاء کے خاتمے، سیاست دانوں کے اکٹھ مطالبات، جلسوں جلوسوں، شور و ہنگامہ اور بے نظیر کی آمد سے لے کر ماسکو اور لندن میں ملک کو ٹکڑے بخرے کرنے کی منصوبہ بندیوں، سادہ لوح عوام کے سروں کی سودابازی اور نظام شریعت کے خلاف شرم وحیا سے عاری خواتین سے اسمبلی ہال کے سامنے مظاہرہ کرانے تک، اندرون ملک تشتت وانتشار علیحدگی پسندانہ رجحانات لیکر ملکی سرحدات پر متنبہ کرنے والے اندیشوں وخطرات تک محرم کے فسادات سے لے کر سندھ وکراچی کے حالیہ غیر یقینی حالات تک غرض جس پہلو سے بھی غور کیا جائے اور روزانہ کے واقعات، حالات ومشاہدات اور قرائن وآثار کو سامنے رکھا جائے، تو کون ہے جسے مریض کے جاں بلب ہونے کا یقین نہ ہو، سب جانتے ہیں کہ مرض جاں گسل ہے حکیم حاذق ہو یا عطائی ہو ادنی سوجھ بوجھ رکھنے والے عام شہری سب کو مرض کی تشخیص بھی ہوچکی ہے، علاج کے لئے قوت اور وسائل اور اسباب سب کچھ موجود ہیں، مگر نسخہ شفا کو استعمال کرنے کے بجائے محض ورد پر اکتفا کرنے یا اندر کی جوہری دوا کو تبدیل کر کے محض لیبل لگانے پر اصرار کیا جارہا ہے، ارباب بصیرت جانتے ہیں کہ یہ مریض کو جان سے مار ڈالنے کے عزائم ہیں جب روح مضمحل ہو کر نکل جاتی ہے تو جسم کو بھی دفن کر دیا جاتا ہے ولا فعلها الله

خدا سے خیر مانگو آشیاں کی　　　　نظر بدلی ہوئی ہے آسمان کی

مملکت خداداد پاکستان کا مزاج اس کے بقاء وقیام اور استحکام کی روح صرف اور صرف نظام شریعت کے نفاذ ہی میں ہے، یہی وجہ ہے کہ چالیس سال سے علماء ومشائخ ملک کے جسور وغیور باشندے اور جمہور مسلمان متفقہ طور پر نفاذ شریعت ہی کا مطالبہ کرتے آئے ہیں اور اب جبکہ عمر مملکت کے چالیس سال پورے ہورہے ہیں، علماء کی طرف سے بطور انذار وتنبیہ اور اتمام حجت کے پارلیمنٹ میں نظام شریعت کے مکمل نفاذ کے لئے شریعت بل پیش کر دیا گیا ہے مگر حیرت ہے کہ ارباب اقتدار اور لادینی سیاست دان آپس میں ہزاروں اختلافات کے باوجود نظام شریعت سے نقطہ مخالفت پر متحد ہوگئے ہیں، وجہ ظاہر ہے کہ نظام شریعت کے ذریعہ منافقانہ حکومت اور لادین سیاستدانوں کی مکیاولی

سیاست ناکام اور بدترین نظام کا استحصال کر کے خالص آسمانی وروحانی اور قرآنی نظام قائم کر دیا جائے گا، چونکہ شریعت بل یا نظام شریعت کسی فرد یا پارٹی، کسی فرقہ یا جماعت یا محض اقتدار کی تبدیلی کا نام نہیں بلکہ تبدیلی نظام اور فک کل نظام ہے، اس لئے شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق دامت برکاتہم کی دعوت پر تمام مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے مشائخ عظام، علماء کرام، سیاسی زعما اور دانشور حضرات اپنے گروہی و جماعتی وابستگیوں سے بالاتر رہ کر متحدہ شریعت محاذ کے پلیٹ فارم پر جمع ہو گئے اور محاذ کے قیام وتشکیل میں بھرپور حصہ لیا، محاذ کے پہلے اجلاس میں حضرت شیخ الحدیث دامت برکاتہم کو محاذ کا صدر مقرر کیا گیا۔

الحمدللہ شریعت محاذ یوم تاسیس سے اب تک کی قلیل مدت میں پورے ملک کی ایک عظیم تحریک بن کر اسلامیانِ پاکستان کے دلوں کی دھڑکن بن گیا، ۷۔جولائی کو اسمبلی ہال کے سامنے عظیم الشان تاریخی مظاہرہ کے علاوہ پورے ملک میں پرامن جلسوں، جلوسوں اور ہمہ گیر احتجاجی مظاہروں سے فضا ایک بار پھر نظام شریعت سے گونج اٹھی، اور اب نتیجتاً ۲۶/اکتوبر کو ملک کے چاروں صوبوں سے جملہ مکاتب فکر کے اکابر علما، مشائخ و رہنما، سیاسی زعما، دانشور او روکلا کا جامعہ نعیمیہ لاہور میں ایک عظیم الشان نمائندہ اجلاس منعقد ہوا، شرکائے اجلاس نے متفقہ طور پر حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق دامت برکاتہم کی قیادت پر اعتماد کا اظہار کیا اور شریعت محاذ کی تشکیل نو کے موقع پر انہیں شریعت محاذ کا باقاعدہ طور پر صدر منتخب کرلیا گیا، اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ علماء کے پیش کردہ شریعت بل پر تمام مکاتب فکر کے ارباب علم وبصیرت متفق ہیں، لہٰذا محاذ کے رہنما وقائدین اور کارکن اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھیں گے جب تک پارلیمنٹ اور سپریم کورٹ سے لے کر ضلع وتحصیل وتھانہ کی سطح تک عدالتی نظام میں شریعت کو مکمل طور پر نافذ نہیں کر دیا جاتا۔ اور یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ تحریک شریعت کا آغاز ۱۸/نومبر کو اسمبلی ہال کے سامنے ملکی سطح پر ایک عظیم الشان جلسہ اور بھرپور مظاہرہ سے کیا جائے ، چنانچہ اس سلسلہ میں صوبائی اور ضلعی سطح پر شریعت محاذ کے زیر اہتمام کمیٹیاں تشکیل دی جا چکی ہیں۔

جملہ بہی خواہان ملت اور تمام اہل اسلام کا فرض ہے کہ تحریک شریعت کے اس نازک ترین اور اہم موڑ پر خلوص وللّٰہیت، اتحاد ویکجہتی، حمیت وسرفروشی اور ایثار وقربانی کا ثبوت دیں اور ممکن حد تک اپنے وسائل وذرائع بروئے کار لا کر اس مظاہرہ کو کامیاب بنائیں، انشاء اللہ تحریک نفاذ شریعت کی پیش رفت کے سلسلہ میں یہ مظاہرہ انقلاب آفرین ثابت ہوگا واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل

جمعیت علماء اسلام کے مرکزی باڈی کیلئے امیر مولانا عبداللہ درخواستی اور بطور سیکرٹری جنرل

احقر سمیع الحق کا انتخاب

۸۔۹۔۱۰ نومبر: احقر نے تبلیغی جماعت کے سالانہ اجتماع میں شرکت کے لئے (رائیونڈ) لاہور حاضر ہوا، اس موقع پر ۱۰ نومبر کو جمعیت علماء اسلام کی مرکزی مجلس شوریٰ کے انتخابی اجلاس میں شرکت کی، کئی ہزار علماء کرام کے اس اجلاس میں متفقہ طور پر آئندہ تین سال کے لئے شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی کو امیر اور احقر (سمیع الحق) کو جنرل سیکرٹری منتخب کرلیا گیا، احقر بصد الحاح آخر تک مصروفیات اور اس منصب جلیلہ کے لائق نہ ہونے کی وجہ سے اس منصب جلیلہ سے انکار کرتا رہا مگر حضرت درخواستی دامت برکاتہم نے فرمایا کہ اس فیصلہ میں غیبی اشارات بھی شامل ہیں، اللہ آپ کی مدد کرے گا اور آپ کو انکار کی مجال نہیں۔ مجھے استخارہ میں یہی فیصلہ کرنے کا حکم ملا ہے۔

ایوان صدر اور پارلیمنٹ ہاؤس کے سامنے جلسہ ومظاہرہ

۱۸۔نومبر: متحدہ شریعت محاذ کے فیصلے کے مطابق صدر محاذ شیخ الحدیث مولانا عبدالحق اور احقر محرک شریعت بل، ایوان صدر اور پارلیمنٹ ہاؤس کے سامنے ہونے والے عظیم جلسہ اور احتجاجی مظاہرے میں شرکت کے لئے اسلام آباد گئے، مسلمانوں کی حاضری اور مظاہرہ کی روح پرور جھلک دیدنی تھی، لاہور گوجرانوالہ ،چکوال، جہلم، پشاور اور دسیوں مقامات سے آنے والے سینکڑوں بسوں کو حکومت نے راستے میں روک دیا تھا، مگر اس کے باوجود حاضرین کی کثرت سے اسمبلی ہال کے سامنے والے میدان کو اپنی تنگ دامنی کی شکایت رہی، ۵ گھنٹے کے اس طویل وپروقار مظاہرہ وعظیم جلسہ کی صدارت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق دامت برکاتہم نے کی، احقر کے علاوہ محاذ کے دیگر مرکزی قائدین نے بھی خطاب فرمایا، حضرت شیخ الحدیث دامت برکاتہم کی دعا پر اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

دارالعلوم کی امتحانی کمیٹی کے بعض اہم فیصلے اور سہ ماہی امتحانات

حسب سابق اس سال بھی صفر کے اولین عشرہ میں دارالعلوم کے سہ ماہی امتحانات کا انعقاد ہوا، امتحانات سے قبل طلبہ نے امتحانات کی خوب تیاری کی، قرب امتحان کے ایام میں دارالعلوم کی مسجد، دارالحدیث اور درسگاہوں میں طلبہ کے درس ومطالعہ اور بحث وتکرار سے زبردست کیف آور اور روح پرور سماں بندھا رہا۔ امتحانی کمیٹی نے جو احقر کی نگرانی میں دارالعلوم کے پانچ اساتذہ پر مشتمل ہے اس سال طلبہ کے تعلیمی معیار کو مزید بہتر بنانے کے لئے امتحانات کے سلسلہ میں درج ذیل اہم فیصلے کئے:

۱: دارالعلوم کے طلبہ دورہ حدیث اور دیگر تمام درجات کے طلبہ کا امتحانی ہال ایک مقرر ہوا، اندرون مسجد ہال کے علاوہ باہر کا صحن استعمال ہونے کی صورت میں باقاعدہ ٹینٹ وغیرہ لگانے کا انتظام کیا جائیگا۔

۲: سہ ماہی امتحانات مین بھی شرکائے امتحان کو باقاعدہ طور پر رول نمبر جاری کئے جائیں گے اور روزانہ کی نشست گاہیں بھی بدل دی جاتی رہیں گی۔

۳: نتائج مکمل ہونے کے بعد ایک تقریب کے انعقاد کا فیصلہ کیا گیا جس میں دارالعلوم کے اساتذہ ومشائخ اور طلبہ کے علاوہ ان کے سرپرست بھی شریک ہوں گے، اجلاس میں حضرت شیخ الحدیث مدظلہ اپنے ہاتھ مبارک سے ہر جماعت میں اول، دوم اور سوم آنے والے طلبہ میں انعامات تقسیم فرمائیں گے۔

۴: سال رواں سے نتیجہ کارڈ طبع کرایا جارہا ہے جس میں امتحانات کے مکمل نتائج کا اندراج کرکے طلبہ کے والدین، خاندانی بزرگ اور سرپرست کے نام ارسال کیا جائے گا تاکہ انہیں اپنے عزیز کی تعلیمی کارکردگی اور علمی معیار کا اندازہ ہوسکے۔

ڈویژن کی سطح کے افسران کا دارالعلوم میں دوروزہ تربیتی پروگرام

۵۔۶ نومبر: حسب سابق اس سال بھی رورل اکیڈمی کے تحت زیر تربیت ڈویژن کی سطح کے افسران کی ایک جماعت دو روز کے تعلیمی اور تربیتی پروگرام پر دارالعلوم حقانیہ تشریف لائی، جس میں تینوں صوبوں سرحد، پنجاب اور سندھ کے مختلف اضلاع سے تعلق رکھنے والے افسران شریک تھے۔

شرکائے وفد پہلے روز صبح ساڑھے نو بجے پشاور سے دارالعلوم تشریف لائے تو کتب خانہ میں احقر کے ساتھ ان کی تعارفی نشست ہوئی، جہاں احقر نے انہیں ضیافت بھی دی اس کے بعد حضرت العلامہ مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب (اٹک) جو میری دعوت پر تشریف لائے تھے، نے اسلام میں عظمت انسان کے موضوع پر مفصل لیکچر دیا جو ساڑھے گیارہ بجے تک جاری رہا جس کے بعد شرکائے وفد نے دارالحدیث میں طلبہ دورہ حدیث کے ساتھ احقر کے درس ترمذی میں شرکت کی جو گھنٹہ بھر جاری رہا، درس ختم ہوا تو تمام آفیسرز دفتر اہتمام میں حضرت شیخ الحدیث دامت برکاتہم کی خدمت میں حاضر ہوکر زیارت وملاقات اور دعاؤں سے مستفید ہوئے، اسی روز دوسری نشست دو بجے ظہر شروع ہوئی، مولانا عبدالقیوم حقانی نے ''اسلام میں نظام خلافت اور پاکستان میں نفاذ اسلام'' کے موضوع پر درس دیا اور درس کے آخر میں ۳۰ منٹ کی نشست میں حاضرین کے اعتراضات اور سوالات کے جوابات بھی دیئے۔

دوسرے روز ۱۰ بجے پہلی نشست ہوئی، مولانا مفتی غلام الرحمٰن نے پونے دو گھنٹے تاریخ وفقہ اسلامی کی اہمیت کے موضوع پر مفصل درس دیا اور سامعین کے شکوک وشبہات اور اعتراضات کے جواب بھی دیئے، پونے بارہ بجے ''شریعت بل اور ۷۳ء کے آئین کے موضوع پر مولانا عبدالقیوم حقانی کا لیکچر ہوا، علاوہ ازیں انہوں نے اسی نشست میں حالات حاضرہ اہل اسلام کی ذمہ داریاں اور ملک کی تازہ ترین سیاسی صورتحال

پر بھی اسلامی نقطہ نظر سے سوال و جواب کی نشست میں تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اختتامی تقریب میں جناب منہاج الدین خان صاحب اور جناب خان محمد صاحب بھٹی نے اپنے خیالات و تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے حضرت شیخ الحدیث برکاتہم اور احقر، دارالعلوم کے اساتذہ و انتظامیہ کا شکریہ ادا کیا، انہوں نے اپنی تقریر میں دارالعلوم کے اساتذہ کے انداز بیان، اپنے موضوع پر مختصر مگر جامع درسوں پر شرکائے وفد کے اطمینان اور سوال و جواب کی نشستوں میں اساتذہ کی وسیع النظر، خندہ پیشانی اور تشفی بخش جوابات و ازالہ شکوک وشبہات کو اپنے دو روزہ پروگرام کا خلاصہ قرار دیا۔

شاہ ابرار الحق خلیفہ حضرت تھانوی کی آمد

۱۷ نومبر: حضرت العلامہ مولانا شاہ ابرار الحق صاحب حکیم الامت حضرت تھانویؒ کے خلیفہ اجل اکابر علماء دیوبند اور اسلاف کی یادگار پاکستان تشریف لائے تو ۱۷ نومبر کو دارالعلوم حقانیہ میں بھی قدم رنجہ فرمایا، حضرت مولانا فقیر محمد صاحب مدظلہ خلیفہ حضرت تھانویؒ کے صاحبزادے مولانا عبدالرحمٰن صاحب اور مولانا مفتی جمیل احمد تھانوی کے برخوردار بھی ان کے ہمراہ تھے۔ اس موقع پر دارالحدیث میں طلبہ دارالعلوم سے مختصر مگر جامع اور ایمان افروز خطاب بھی فرمایا

جمعیت کے سیکرٹری جنرل کی ذمہ داری سنبھالنے پر حقانیہ میں استقبالیہ

احقر کے جمعیۃ علماء اسلام کی نئی ذمہ داریوں اور نظامت علیا کے پیش نظر دارالعلوم کے اساتذہ و طلبہ اور جمعیۃ علما اسلام اکوڑہ خٹک کے کارکنوں کا بھی ملک کے دیگر اضلاع کے جماعتی اکابر اور کارکنوں کی طرح دارالعلوم میں مجھے استقبالیہ دینے کا اصرار تھا مگر میں اپنے گھر میں ایسی تقریبات کو پسند نہ کرنے اور مسلسل مصروفیات جماعتی و تنظیمی اسفار، متحدہ شریعت محاذ اور سینٹ کے اجلاسوں میں شمولیت کی وجہ سے ملتوی کرتا رہا۔

۷ فروری کو حسن اتفاق سے حضرت مولانا میاں محمد اجمل قادری اور جمعیۃ کے دیگر مرکزی رہنماؤں کی دارالعلوم تشریف آوری کے موقع کو غنیمت سمجھ کر جمعیۃ کے کارکن استقبالیہ تقریب کے انعقاد میں کامیاب ہوگئے، شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق دامت برکاتہم نے اس استقبالیہ کی صدارت کی ، دارالعلوم کے مشائخ و اساتذہ اور طلبہ کے علاوہ ضلع ہزارہ ،مردان ، پشاور، ڈیرہ اسماعیل خان، بلوچستان اور پنجاب سے جمعیۃ علماء اسلام اور جمعیۃ طلبا اسلام کے مرکزی رہنماؤں اور کارکنوں نے شرکت کی دارالحدیث کا وسیع ہال اور سامنے کا برآمدہ کھچا کھچ بھرا ہوا تھا یہ پروگرام گھنٹہ بھر جاری رہا۔